66193 ـ ايام تشريق كے روزوں كا حكم

سوال

ايك شخص نے گيارہ، بارہ ذوالحجہ كا روزہ ركھا تو اس كے روزے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

گيارہ اور بارہ، اورتيرہ (11 . 12 . 13) ذوالحجہ ايام تشريق كہلاتے ہيں، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ان ايام كے روزے ركھنے ثابت ہيں، ان ايام كے روزے ركھنے رخصت بھى صرف انہيں حاجيوں كو ہے جو حج تمتع يا حج قران كريں اور قربانى نہ كر سكيں، اس كے علاوہ كسى كو رخصت نہيں.

امام مسلم رحمہ اللہ نے نبيشہ ہذلى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ايام تشريق كھانے پينے اور اللہ كا ذكر كرنے كے ايام ہيں "

صحيح مسلم حديث نمبر (1141).

اور امام احمد رحمہ اللہ نے حمزہ بن عمرو اسلمى رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ انہوں نے ايك شخص كو منى ميں اونٹ پر سوار ہو كر لوگوں كے خيموں ميں اعلان كرتے ہوئے ديكھا، اور وہاں نبى كريم صلى اللہ عليہ بھى موجود تھے: آدمى يہ اعلان كر رہا تھا: ان ايام كے روزے نہ ركھو كيونكہ يہ ايام كھانے پينے كے ايام ہيں "

مسند احمد حديث نمبر (16081) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الجامع حديث نمبر (7355) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ام ہانئ رضى اللہ تعالى عنہا كے غلام ابو مرہ بيان كرتے ہيں كہ وہ عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہا كے ساتھ ان كے والد عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس گئے تو انہوں نے ان دونوں كے سامنے كھانا ركھا، اور كہنے لگے: تناول كريں، تو انہوں نے كہا ميں روزے سے ہوں.

عمرو رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: كھاؤ، يہ ايام كھانے پينے كے دن ہيں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہميں ان

ایام میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے"

مالك کہتے ہیں اور یہ ایام تشریق ہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (17314) سنن ابو داود حدیث نمبر (2418) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح کہا ہے.

امام احمد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: منی کے ایام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:

" یہ کھانے پینے کے ایام ہیں، چنانچہ ان میں روزہ نہیں ہے " یعنی ایام تشریق میں.

مسند احمد حدیث نمبر (1459) مسند احمد کے محقق نے اسے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا ہے وہ دونوں کہتے ہیں:

" ایام تشریق کے ہم میں کسی کے لیے بھی روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی گئی، صرف اسے روزہ رکھنے کی رخصت تھی جو قربانی نہ پاتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1998).

ان اور اس کے علاوہ دوسری احادیث میں ایام تشریق کے روزے رکھنے کی ممانعت پائی جاتی ہے.

اسی لیے اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ ان ایام میں نفلی روزے رکھنے صحیح نہیں.

اور ان ایام میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء کرنے میں بعض علماء کرام نے اجازت دی ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ ایام تشریق میں رمضان کے روزوں کی قضاء کے روزے رکھنے بھی جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اکثر اہل علم کے قول کے مطابق ان ایام میں نفلی روزے رکھنا حلال نہیں، اور ابن زبیر سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ان ایام کے روزے رکھا کرتے تھے.

اور ابن عمر اور اسود بن یزید سے بھی ایسا ہی مروی ہے، اور ابو طلحہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عید الفطر اور عید الاضحی کے علاوہ کسی بھی دن کا روزہ ترک نہیں کرتے تھے، ظاہر یہ ہوتا ہے کہ انہیں ان ایام میں روزہ نہ

رکھنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت نہیں پہنچی تھی اور اگر انہیں اس کا علم ہوتا تو وہ اس پر ضرور عمل کرتے.

اور ان ایام میں فرضی روزے رکھنے کے متعلق دو روایتیں ہیں:

پہلی: روزہ رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان ایام میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے، تو یہ یوم عید کی مشابہ ہوئے.

دوسری: فرضی روزہ رکھنا صحیح ہے؛ کیونکہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: ہم میں سے کسی کے لیے بھی ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت نہ تھی، صرف اسے رخصت تھی جس کے پاس قربانی نہ ہوتی.

یعنی حج تمتع کرنے والا شخص اگر قربانی نہ پائے تو وہ ان ایام کے روزے رکھے، یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے، اور ہر فرضی روزہ اس پر قیاس کیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 51).

اور حنبلی مذہب میں معتمد یہی ہے کہ ان ایام میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء میں بھی روزہ رکھنا صحیح نہیں.

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 342).

اور رہا یہ مسئلہ کہ اگر حج تمتع اور حج قران کرنے والے کو قربانی نہ ملنے کی صورت میں ان ایام کا روزہ رکھنا، تو اس پر عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی مندرجہ بالا حدیث دلالت کرتی ہے، اور مالکیہ، حنابلہ کا مسلک یہی ہے، اور شافعیہ کا بھی قدیم مسلک یہی ہے.

اور شافعیہ کا جدید مسلک اور احناف کا مسلک یہ ہے کہ ان ایام کے روزے رکھنے جائز نہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (7 / 323).

ان اقوال میں راجح قول پہلا ہے، وہ یہ کہ: حج تمتع میں قربانی نہ ملنے کی صورت میں ان ایام کے روزے رکھنے جائز ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ علم میں رکھیں کہ اصحاب کے ہاں صحیح قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں بالکل روزے رکھنا صحیح نہیں، نہ تو

حج تمتع کرنے والے کے لیے اور نہ ہی کسی اور کے لیے.

اور دلیل کے مطابق راجح یہی ہے کہ حج تمتع کرنے والے کے لیے ان ایام میں روزہ رکھنا صحیح اور جائز ہے؛ کیونکہ حدیث میں اس کی رخصت ملتی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں، اور وہ اس میں صریح بھی ہے چنانچہ اسے ترک نہیں کیا جا سکتا " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 486).

جواب کا خلاصہ:

ایام تشریق میں نہ تو نفلی روزے رکھنے صحیح ہیں، اور نہ ہی فرضی لیکن صرف حج تمتع یا قران کرنے والے کو اگر قربانی نہ ملے تو وہ روزے رکھ سکتا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تیرہ ذوالحجہ کو نہ تو نفلی روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ ہی فرضی، کیونکہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، اور حج تمتع میں قربانی نہ ملنے والے کے علاوہ کسی اور کو ان ایام کے روزے رکھنے اجازت نہیں دی " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 381).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عید الاضحی کے بعد والے تین روز ایام تشریق کہلاتے ہیں، اور انہیں ایام تشریق اس لیے کہا جاتا ہے کہ: لوگ ان ایام میں گوشت خشک کرنے کے لیے دھوپ میں رکھتے ہیں، تا کہ اس میں تعفن پیدا نہ ہو اور بعد میں اسے استعمال کیا جا سکے، ان تین ایام کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں "

چنانچہ اگر ایسا ہی ہے یعنی اگر ان ایام کو شرعی طور پر کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لیے خاص کیا گیا ہے تو پھر یہ روزہ رکھنے کے ایام نہیں ہیں.

اسی لیے ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے:

" کسی کے لیے بھی ایام تشریق کا روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی گئی صرف اسے رخصت ہے جسے قربانی نہ

ملے "

یعنی حج تمتع اور حج قران کرنے والے قربانی نہ ملنے کی صورت میں تین ایام کے روزے حج میں اور سات گھر آکر رکھیں گے، چنانچہ حج قران اور حج تمتع کواگر قربانی نہ ملے تو اس کے لیے ان تین ایام کے روزے رکھنے جائز ہیں حتی کہ روزے رکھنے سے قبل موسم حج ختم نہ ہو جائے، اور اس کے علاوہ کسی اور کے لیے ان ایام کے روزے رکھنے جائز نہیں، حتی کہ اگر کسی شخص کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے بھی ہوں تو وہ عید الاضحی اور اس کے بعد ایام تشریق تین یوم کے روزے نہیں رکھےگا، اور پھر ان ایام کے بعد اپنے روزوں میں تسلسل قائم رکھے"
انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (20) سوال نمبر (419).

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر حج تمتع اور حج قران کرنے والا جسے قربانی نہ ملے ان کے علاوہ جس نے بھی سب ایام تشریق یا پھر اس میں سے کسی دن کا روزہ رکھا تو اسے اپنے کیے پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، کیونکہ اس نے ایسے کام کا ارتکاب کیا ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا ہے.

اور اگر اس نے ان ایام میں رمضان المبارک کے رہنے والے روزوں کی قضاء میں روزہ رکھا تو یہ اس کے لیے کفائت نہیں کریگا، بلکہ اسے ان ایام کے علاوہ کسی اور ایام میں دوبارہ قضاء کرنا ہوگی.

واللہ اعلم .